بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۵	۶ صلح ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ۔ ۶ جنوری ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

پرنٹر و پبلشر ... نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

وقفِ جدید کے سالِ نہم کا آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیغام احبابِ جماعت کے نام

مخلصینِ جماعت اس مبارک تحریک پر نئے سال میں ایک نئے جوش اور مخلصانہ عزم کے ساتھ لبیک کہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے خدائی تحریک کے ماتحت ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو وقفِ جدید کے آغاز کا اعلان فرمایا اور پھر ۳ جنوری کو خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کی ضرورت اور جماعت کی تربیت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر وہ (یعنی جماعت) ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔" (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

وقفِ جدید ابھی ۸ سالہ بچہ ہی ہے مگر اس قلیل عرصہ میں بھی بہت بابرکت تحریک ثابت ہوئی ہے۔ وقفِ جدید کے ماتحت جہاں جہاں بھی کام شروع کیا گیا ہے۔ بہت مفید نتائج نکلے ہیں لیکن بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جہاں کام کرنا ابھی باقی ہے جس کے لئے مخلصانہ اور دعاؤں سے بھرپور جدوجہد کی ضرورت ہے۔

پس اس اعلان کے ذریعہ مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ اس مبارک تحریک پر اس نئے سال میں جو یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے ایک نئے جوش اور مخلصانہ عزم کے ساتھ لبیک کہیں۔

وقفِ جدید کے کام کو مغربی اور مشرقی پاکستان دونوں حصوں میں وسعت دینے کی ضرورت ہے جس کے لئے پہلے سے زیادہ آمد چاہیئے اور زیادہ تعداد میں مخلص واقفین چاہئیں۔ وقفِ جدید کے چندہ کے متعلق دوست یاد رکھیں کہ چھ روپے سالانہ اس چندہ کی انتہائی حد نہیں ہے۔ اس لئے دوست حسبِ توفیق وقفِ جدید کی امداد کریں۔ جس دوست کو ۱۲ روپے سالانہ دینے کی توفیق ہو وہ ۱۲ روپے سالانہ دے اور جس دوست کو خدا نے بارہ صد روپے دینے کی توفیق دی ہو وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے بارہ صد روپیہ دے۔ خاکسار نے اپنے حالات کے مطابق چھ صد روپے کا اپنی طرف سے اور چار صد روپے کا حضرت المصلح الموعودؓ کی طرف سے وعدہ کیا ہے اللہ تعالےٰ ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

مَیں اپنے خدا سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ احبابِ جماعت کو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا کرے گا اور جماعتی ضرورتوں کے مطابق ہم وقفِ جدید کے کام میں وسعت پیدا کر سکیں گے۔ انشاء اللہ وما توفیقی الا باللہ۔ والسلام

مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح) ۴/۱/۶۶

اخبارِ احمدیہ

۰ ربوہ ۵ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۰ ربوہ ۵ جنوری جیسا کہ احباب کو علم ہے محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت کافی عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے احباب ان مبارک ایام میں خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

۰ مسجد دارالرحمت غربی (غلہ منڈی) کا سنگِ بنیاد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز) نے ۱۹۵۴ء میں اپنے دستِ مبارک سے رکھا تھا۔ اس وقت سے ہی اہلِ محلہ کی یہ خواہش تھی کہ اس مسجد کا نام "مسجد ناصر" رکھا جائے۔ لیکن تا حال یہ نام باضابطہ طور پر نہیں رکھا گیا تھا۔ اب مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کو خاکسار کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس کا نام "مسجد ناصر" رکھنے کی اجازت عطا فرما دی ہے اور دعا فرمائی ہے کہ "اللہ تعالےٰ برکت ڈالے۔" آمین

چنانچہ یہ مسجد آئندہ سے "مسجد ناصر" کہلائے گی۔

خاکسار (کیپٹن) محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی (ربوہ)

۰ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور تنزانیا مشرقی افریقہ میں تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد واپس مرکز میں تشریف لا رہے ہیں۔ آپ مورخہ ۵/۱/۶۶ بروز بدھ دار بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو خوش آمدید کہیں۔ گاڑی ½۴ بجے ربوہ پہنچتی ہے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ربوہ میں فوجی بھرتی

ربوہ ۔ مورخہ ۶ جنوری ۱۹۶۶ء بروز جمعرات بوقت ۹ بجے صبح دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں پہنچ جائیں۔

(نظارت امور عامہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ جنوری ۱۹۶۶ء

نومسلموں کی مایوسی

بسلسلہ ۴ جنوری ۱۹۶۶ء
(۲)

۴ جنوری ۱۹۶۶ء کے اداریہ کے آخر میں ہم نے لکھا ہے کہ:۔
"حقیقت یہ ہے کہ باوجود اسلامی اصولوں کی ناقابلِ رشک حقانیت کے اشاعت اسلام میں جو سب سے بڑی روک ہے وہ خود وہ لوگ ہیں جو اپنے آپکو دین کا وارث سمجھتے ہیں مگر ان کے اعمال ایسے ہیں جو ویسے ہی کفر و شرک کے کیچڑ سے لت پت ہیں جیسے کہ دوسرے دین ۔ علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

وہ گلۂ جورِ دفا تما جو حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کسی تبکدے میں بیان کروں تو صنم پکاریں ہری ہری

یہاں ایک بہت بڑا سوال پیدا ہوتا ہے کہ آج مسلمانوں کی جو یہ حالت ہے کہ جس سے اسلام گریزاں ہے کیوں ہے؟ آخر کیا وجہ ہے کہ وہ دین جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ

الیوم اکملت لکم دینکم

آج اس حالت کو پہنچ گیا ہے کہ مسلمانوں کے اعمال میں اس کا چہرہ دیکھ کر غیر نفور ہوجاتے ہیں۔ دور سے وہ نور کی شعاعیں اٹھتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن جب پاس آتے ہیں تو ان کو اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے بڑے بڑے ادارے موجود ہیں۔ علوم دین کے ماہرین عالم و فاضل ہر طرف چلتے پھرتے نظر آتے ہیں وعظ و نصیحت کے بلند بانگ دعاوی کرنے والے ڈھیروں موجود ہیں۔ اسلامی اصولوں پر کتابیں پر کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ مگر ایک دین کے متجسس ایک بھٹکے ہوئے راہ گم کردہ کو تمانی ان سب کے باوجود نہیں ہو سکتی۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ اس سوال کا جواب ہم آئندہ اداریہ میں پیش کریں گے۔"

یہ شکایت خود اہل اسلام کے بڑے بڑے عالموں کی زبانوں پر ہے۔ آپ آج کوئی دینی یا غیر دینی اخبار اٹھا کر دیکھیں آپ کو اکثر اس شکایت سے دوچار ہونا پڑے گا کہ مسلمانوں نے دین چھوڑ دیا ہے۔ اور وہ بھی دوسروں کی طرح تمام کے تمام دنیا کے ہو رہے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ وہ دین کو فروغ دینا چاہتے ہیں اور جنہوں نے دینی ادارے اور دینی مکاتب جاری کر رکھے ہیں۔ وہ خود شاکی ہیں۔ ان کی زبانوں پر مسلمانوں کے دین کے متعلق مختلف قسم کی شکایات ہیں۔ عوام کو چھوڑ کر اگر خواصِ دین کا معاملہ ہی لیا جائے۔ تو ان میں فقہی اختلافات کی بناء پر تضاد کی حد تک اختلافات پائے جاتے ہیں۔

جن قدیم علمائے حق نے فقہی کام کیا ہے اور اپنی زندگیاں اس کام میں صرف کر دی ہیں وہ واقعی قابلِ احترام اور لائق ستائش ہیں انہوں نے اسلامی تعلیمات کے ہر پہلو پر غور کیا ہے اور ہر نکتہ کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن جہاں اس کا اسلام کی تعلیمات کو سمجھنے کے لئے بڑا فائدہ ہوا ہے وہاں سخت نقصان یہ ہوا ہے کہ بعض تنگ دل علماء نے اختلافات کو متواتر جھگڑوں کا ذریعہ بنالیا ہے۔ اور بجائے اسلامی تعلیمات کے اخلاقی اور کرداری پہلوؤں پر زور دینے کے انہوں نے عوام کو فرقہ داری کا شکار بنا دیا ہے۔ بعض نے تو ان اختلافات کو ابھارنے کے ذریعہ اپنی روزی کا سامان کر رکھا ہے۔ تاہم زیادہ نقصان ان لوگوں نے کیا ہے جنہوں نے عوام کے مذاق کو تفرقہ پسند بنا دیا ہے۔ اور ان میں کسی خاص سکول کی حمایت کا غلط جوش بھر دیا ہے۔

فقہی مسائل میں اختلافات بجا ہیں کیونکہ انسانی طبع مختلف ہوتی ہے۔ تاہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی بنیادی اصولوں میں تو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مگر اس کے باوجود چھوٹے چھوٹے اختلافات کو لے کر باہمی ایسے خطرناک تنازعات پیدا کر دیئے جاتے ہیں کہ مسلمان دینی اور اخلاقی لحاظ سے بالکل تہی دامن ہو گئے ہیں۔ جو مسلمان نمازیں پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں اور حج کی پابندی بھی کرتے ہیں افسوس ہے کہ وہ آپس میں ذرا ذرا سے فقہی تفرقہ پر جھگڑتے بھی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پنج بنائے اسلام جو انسان کی زندگی کو سنوارنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ باوجود ان پر عمل کرنے کے وہ اخلاق پیدا نہیں ہو رہے۔ جو ان کی پابندی سے ہونے چاہئیں۔

یہی وجہ ہے کہ ایک نومسلم اسلامی معاشرہ میں اپنے آپ کو کھویا کھویا سا پاتا ہے کیونکہ جو دینی ادارے موجود ہیں وہ اپنے اپنے خاص ڈگر پر چل رہے ہیں۔ نومسلموں کو جب باہمی اختلافات کا علم ہوتا ہے اور جب وہ باہمی معرکہ آرائیاں دیکھتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ ایسے طوفان میں ان کا کوئی پرسان حال نہیں تو وہ گھبرا جاتے ہیں۔ نومسلموں کی تعلیم و تربیت کا کوئی انتظام نہیں کیا جاتا۔

ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ فقہ واقعی عظیم الشان کام ہے۔ جو ہمارے قدیم اہل علم حضرات نے سرانجام دیا ہے۔ مگر مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان اختلافات میں غرق نہ رہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کی جو حقیقی اغراض یعنی مکارم اخلاق کا حصول ہے اس طرف توجہ دیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کام فقہ پر ہوا ہے۔ اس کو نظر انداز کر دیا جائے۔ یہ کام نہایت ضروری تھا جو کیا گیا ہے۔ مگر ضروری نہیں ہے کہ ہر مسلمان ان اختلافات کا عالم بن جائے۔ یہ کام خاص لوگوں پر چھوڑ دینا چاہیئے اور عوام اور خواص دونوں کو چاہیئے کہ وہ مکارم اخلاق جو اسلام سکھاتا ہے ان پر زیادہ زور دیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں بھی جو فیصلہ دیا ہے وہ ایسا ہے جو مسلمانوں کو اختیار کر لینا چاہیئے۔ مثلاً آپ نے فرمایا ہے کہ جو بات کسی کے نزدیک صحیح ثابت ہے وہ اس کے مطابق عمل کرنے میں آزاد ہونا چاہیئے۔ مثلاً بعض کے نزدیک رفع یدین لازمی ہے مگر بعض دوسروں کے نزدیک نہ صرف ضروری نہیں ہے بلکہ سراسر غلط ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دونوں فریق اس مسئلہ پر دست و گریبان ہونے لگتے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

درِ حبیب پہ دنیا کشاں کشاں پہنچی

کہاں کہاں سے چلی لے کے نذرِ جاں پہنچی
درِ حبیب پہ دُنیا کشاں کشاں پہنچی

بنامِ ابنِ مسیحِ محمدی آئی!
بفیضِ امرِ مسیحائے دو جہاں پہنچی

یہ آبجوئے غلامِ محمدِ عربی!
ہے کیوں ہمرتبۂ بحرِ بیکراں پہنچی

وہیں وہیں سے اذانوں کی گونج اٹھی ہے
ندائے اہلِ مسیحا جہاں جہاں پہنچی

رقم ہے مہر و مہ و کہکشاں پہ نام ترا
مری وفا کی حکایت کہاں کہاں پہنچی

ہمارے دل سے نہ یوں کھیلئے حذر کیجے
ہماری آہ اگر تا بہ آسماں پہنچی

سیدہ زینب رازی

جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی سولھویں مجلس مشاورت کا انعقاد

۱۵۰ احمدی جماعتوں کے نمائندگان کی شمولیت اور اہم فیصلہ جات ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت پر تعزیت اور تجدید بیعت کی قرارداد

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج سیرالیون مشن)

گزشتہ سالوں میں یہاں پر مجلس شوریٰ کا انعقاد جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہوا کرتا تھا مگر اس سال اس کا علیحدہ انتظام کیا گیا تاکہ نمائندگان کو ضروری امور پر غور و فکر کرنے کے لئے کافی وقت مل سکے۔ قبل از وقت تمام جماعتوں کو تاریخوں کی اطلاع کر دی گئی تھی۔ اسی طرح ریڈیو اور اخبار میں بھی اعلان کرایا گیا۔ ملک کی یکصد پچاس احمدی جماعتوں کے نمائندگان ایک روز قبل فری ٹاؤن پہنچ گئے۔ ان سب مہمانوں کے طعام و قیام کا انتظام جماعت فری ٹاؤن کے ذمہ تھا۔ ۱۱ نومبر کو نماز مغرب میں خاکسار نے مہمانوں سے مسجد میں خطاب کرتے ہوئے ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ اس جلسہ کی غرض و غایت خالص دینی ہے اسلئے اگر انہیں اس سفر یا فری ٹاؤن میں قیام کے دوران کوئی تکلیف پیش آئے تو اسے نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کا بیحد فضل ہے کہ مہمانوں اور میزبانوں کے باہمی تعاون کے نتیجہ میں تمام انتظامات عمدہ اور بہتر طور پر سرانجام پاگئے۔ الحمدللہ۔

پروگرام کے مطابق ۱۲ نومبر کو نماز جمعہ بھی احمدیہ ہال میں ادا کی گئی جس کے بعد وہیں پر تین بجے بعد دوپہر پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک اور اجتماعی دعا سے ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں جماعت کو اپنی اہم ذمہ داری کو ہر دم اپنے سامنے رکھنے کی تلقین کی۔ اور انہیں بتایا کہ بلاشبہ یہاں پر جماعت خدا کے فضل سے ہر شعبہ میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے مگر ابھی ہماری منزل بہت دور ہے۔ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ہمیں اپنے ارادوں اور ہمتوں کو بہت بلند کرنا ہے اور ابھی اپنی کوششوں کو تیز کرنا ہے۔ سالِ رواں میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا دورۂ مغربی افریقہ ہمارے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ ہمیں اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بیداری کو ہمیشہ قائم رکھنا ہے۔

آخر میں احباب کو مختصر طور پر بتایا کہ جماعتِ احمدیہ کے موجودہ استحکام اور مضبوطی کا سہرا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذمہ ہے جن کی وفات ہم سب کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے مگر ہمیں خوشی ہے کہ جماعت کی قیادت اب جس مبارک وجود کے ہاتھ میں سونپی گئی ہے وہ اللہ تعالےٰ کی بشارت اور الہام کے مطابق ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیادت میں انشاء اللہ تعالےٰ ہر دم ترقی کی طرف گامزن رہے گی۔

اس افتتاحی تقریر کے بعد تین سب کمیٹیوں کی تشکیل کی گئی۔

۱۔ تبلیغی اور مالی کمیٹی۔ اس کمیٹی کے صدر الحاج علی روجرز اور اس کے سیکرٹری ٹیچر آئی۔ کے۔ محمد تھے۔

۲۔ تعلیمی کمیٹی جس کے صدر الف۔ ایس کوکر اور سیکرٹری ٹیچر ابراہیم کمارا منتخب ہوئے۔

۳۔ اقتصادی کمیٹی۔ اس کمیٹی کے صدر آئی۔ بی۔ کمارا اور سیکرٹری مکرم نور الدین صاحب تھے۔

ہر کمیٹی کے پندرہ ممبر تھے۔ سب کمیٹیوں کو ہدایت کی گئی کہ ۱۳ نومبر کی صبح کو اپنی اپنی رپورٹ پیش کریں۔

سب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد مکرم محترم وکیل التبشیر صاحب کے دورۂ سیرالیون کی فلم دکھائی گئی جس کے اختتام پر تمام حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ اور شام ساڑھے پانچ بجے پہلا اجلاس ختم ہوا۔

اگلے روز صبح دس بجے پیرامونٹ چیف این۔ کے۔ گامنگا کی زیر صدارت شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم عباس کمارا نے تلاوتِ قرآن سے کارروائی کا آغاز کیا۔ اس کے بعد مکرم ٹیچر آئی۔ کے۔ محمد سیکرٹری سب کمیٹی تبلیغ و مال نے رپورٹ پیش کی جس میں تبلیغ کو مستحکم بنیادوں پر چلانے اور جماعت کی آمد کو بڑھانے پر غور ہوا۔ اس ضمن میں سب کمیٹی نے تمام نمائندگان کے سامنے تین اہم تجاویز پیش کیں اور فیصلے کئے گئے۔

اس سب کمیٹی کی رپورٹ کے بعد تمام جماعت کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

”ہم تمام نمائندگان شوریٰ جو جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے ۱۵۰ جماعتی مراکز کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ جنت الفردوس میں آپ کو اعلےٰ مقامات سے نوازے۔ آمین۔

عالم احمدیت کو آپ کی وفات سے ایک عظیم اور ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ ہمیں اس امر کا بخوبی اندازہ ہے کہ نہایت ناساعد حالات کے باوجود احمدیت کی کشتی آپ کی قیادت میں تلاطم خیز طوفانوں میں سے ہمیشہ ترقی کی منزل کی طرف بڑھتی ہی رہی۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارے محبوب امام نے اسلام اور احمدیت کی سربلندی کی خاطر اپنی راتوں کے آرام تک کو بھی قربان کیا۔ ہم اس سانحہ پر حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کے جملہ افراد کے ساتھ پُرخلوص تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ آپ سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔

۲۔ ہم جملہ ممبران جماعتہائے احمدیہ جو مجلس شوریٰ کے موقعہ پر جمع ہیں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو برحق خلیفہ تسلیم کرتے ہیں اور آپ کے ہاتھ پر اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کرتے ہوئے آپ کو اپنا امام اور مطاع تسلیم کرتے ہیں اور آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کو ہمیشہ ہمارا دلی تعاون حاصل ہوگا نیز اسلام اور احمدیت کی خدمت کی خاطر آپ ہم سب کو ہر دم تیار پائیں گے۔

اس ریزولیوشن کے اتفاق رائے سے پاس ہونے کے بعد تعلیمی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی جو ٹیچر ابراہیم کمارا سیکرٹری کمیٹی نے پڑھ کر سنائی۔ سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل امور کی بھی سفارش کی۔

۱۔ تمام احمدیہ سکولوں میں باقاعدہ طور پر عربی زبان جاری کی جائے اور اس کے لئے خاص طور پر عربی اساتذہ رکھے جائیں۔ عربی تعلیم کا یہ انتظام پرائمری سکولوں کے علاوہ سیکنڈری سکولوں میں بھی ہونا چاہیئے اس تجویز پر سب نمائندگان نے اتفاق کیا۔

۲۔ دینی تعلیم کو ملک میں زیادہ رواج دینے کے لئے دینی لٹریچر مثلاً انگریزی ترجمہ قرآن کریم۔ انگریزی ترجمہ نماز۔ قاعدہ یسرنا القرآن وغیرہ کو کثیر تعداد اور سستی قیمت پر مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے تجویز اتفاق رائے سے پاس ہوئی۔

۳۔ ملک کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیشِ نظر سردست کم از کم ایک گرلز سیکنڈری سکول کھولا جائے۔ فیصلہ ہوا کہ فنڈز مہیا ہونے پر فوری طور پر اس طرف توجہ دی جائے گی۔

اس رپورٹ پر تین بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

اگلے روز صبح دس بجے اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس کے آغاز میں خاکسار نے احباب کے سامنے شوریٰ کی ذمہ داری اور اس کے فرائض بتاتے ہوئے احباب کے سامنے آمد و خرچ کا سرسری جائزہ پیش کیا اور ان پر واضح کیا کہ ان تمام سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمیں بہت تیز قدم ہونے کی ضرورت ہے۔

اقتصادی کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے سے قبل بعض عمومی فیصلہ جات کئے گئے جن میں یہ فیصلہ بھی شامل تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے انتخاب پر کم از کم ایک نمائندہ یہاں سے ربوہ پاکستان بھجوایا جائے جو جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی نمائندگی کرے۔ اتفاق رائے سے اس تجویز کو منظور کیا گیا۔ اور سب نمائندگان نے متفقہ طور پر پیرامونٹ چیف این۔ کے۔ گامنگا پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کا انتخاب کیا جس پر پریذیڈنٹ صاحب نے کہا کہ جماعت کی اس آواز کی قدر کرتے ہوئے وہ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ کسی طرح وقت نکال کر وہ خود پاکستان جائیں لیکن اگر بفرض محال کوئی روک پیدا ہوئی تو پھر یہ اختیار مکرم امیر جماعت کو دیا جائے کہ وہ کسی موزوں آدمی کا انتخاب کرکے بھجوا سکیں

اس تجویز پر سب احباب نے اتفاق کیا۔

اس کے بعد ایک اور نہایت اہم تجویز تھی جو تمام مسلمانوں کے فائدہ کے لئے تھی۔ اس سے پیشتر دفاتر میں نماز جمعہ کے لئے کوئی رخصت نہیں دی جاتی۔ مجلس شوریٰ میں فیصلہ کیا گیا کہ ایک ریزولیوشن جناب وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کیا جائے جس میں یہ مطالبہ ہو کہ نماز جمعہ کے لئے مسلمانوں کو کم از کم ایک گھنٹہ کی رخصت دی جایا کرے اور فیصلہ ہوا کہ اگر ضرورت محسوس ہو تو وفد کی صورت میں جناب وزیر اعظم سے ملاقات کی جائے اور اس بل کے پاس کرانے میں ہر ممکن کوشش کی جائے۔

آخر میں اقتصادی کمیٹی کی تجاویز پر غور ہوا اور اس کی بعض اصولی تجاویز سے اتفاق کیا گیا۔ یہ اجلاس ایک بجے بعد دوپہر ختم ہوا۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اگرچہ اس طرز کی یہ پہلی مجلس شوریٰ تھی تاہم تمام دوستوں نے نہایت وقار سے اپنی آزادانہ آراء کا اظہار کیا اور نہایت پُرسکون ماحول میں دعا پر یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام فیصلہ جات پر ہمیں جلد از جلد عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس مجلس شوریٰ کی کارروائی کی اشاعت یہاں کے کثیر الاشاعت اخبار ڈیلی میل اور سیرالیون براڈکاسٹنگ سروس کے ذریعہ ہوتی رہی۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔ (بخاری)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے۔ آپؐ نے ایک اژدحام دیکھا جس میں ایک شخص پر (لوگ) سایہ کئے ہوئے تھے۔ فرمایا "یہ کون ہے؟" لوگوں نے عرض کی یہ روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے"۔

۲۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔ (بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے تو روزہ رکھنے والا روزہ نہ رکھنے والے کو بُرا نہ سمجھتا تھا اور نہ بے روزہ روزہ دار کو بُرا جانتا تھا۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

حالانکہ یہ صرف ایک معمولی فروعی اختلاف ہے حقیقت نماز پر اس کا اثر نہیں ہونا چاہیئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے اختلافات کو نظر انداز کر دینے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جو وقت اس فروعی مسئلہ پر جھگڑوں میں صرف ہوتا ہے وہ مکارم اخلاق کی طرف توجہ دینے میں صرف کیا جا سکتا ہے۔ ایسے سینکڑوں فروعی اختلافات ہیں جن میں مسلمان اہلِ علم حضرات اپنا وقت باہمی جھگڑوں میں صرف کرتے ہیں اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ پر عمل کیا جائے تو ایسے سینکڑوں جھگڑے یکدم ختم ہو جاتے ہیں اور مختلف خیال کے مسلمان ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ میں ایسے اختلافات کسی قسم کی باہمی خراش کا باعث نہیں بنتے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جماعت میں یکسانی پیدا ہو گئی ہے اور جماعتِ احمدیہ اسلامی تعلیم و تربیت کی طرف زیادہ متوجہ ہو گئی ہے۔

جب مسلمانوں کا معاشرہ ایسا بن جائے تو پھر کسی نو مسلم کو کوئی شکایت پیدا نہیں ہو سکتی اور اس پر اسلام کی صحیح تعلیمات کے مقاصد کا انکشاف ہو جائے گا اور اس کی شکایات کم سے کم ہو جائیں گی۔ مسلمانوں میں جو فقہی اختلافات ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے مسلمانوں نے قرآن کریم کے اس وعدہ کو فراموش کر دیا ہے کہ

انّا نحن نزلنا الذکر و انّا لہ لحافظون

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن کریم ہم ہی نے اُتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس کی عملی صورت حدیث مجدّدین میں بیان کی گئی ہے کہ

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃٍ من یجدّد لھا دینھا۔

یعنی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر امت کے لئے ایسے لوگ مبعوث کرتا رہے گا جو اس کے لئے دین کی تجدید کرتے رہیں گے۔ چنانچہ ایسے مجدّدین آتے رہے ہیں اور اصلاح ہوتی رہی ہے مگر افسوس ہے کہ بعض اہلِ علم حضرات نے خاص کر آجکل اس وعدہ کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہی اختلافات خطرناک فرقہ بندی کا ذریعہ بن گئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے جو کچھ جماعتِ احمدیہ کے متعلق کہا ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر ہر زمانے کے مجدّد کا ساتھ دیا جاتا تو ایسے اختلافات آج اسقدر ضرر رساں نہ بنتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جو فیصلہ مجدّدین کرتے ہیں اس سے اختلافات خطرناک صورت اختیار نہیں کرنے پاتے مجدّد وقت ان اختلافات کی حقیقت بیان کر دیتا ہے اور اس طرح اسلامی مقاصد کے حصول کے راستہ میں رکاوٹیں پیدا نہیں ہوتیں۔

درخواستِ دعا: ۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ دیر سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (منیر احمد جاوید غلہ منڈی۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کی طبیعت دماغی عارضہ کی وجہ سے خراب رہتی ہے۔ ٹانگوں میں لڑکھڑاہٹ کی تکلیف بھی جاری ہے۔ (محمد اسحٰق انور واقفِ زندگی ربوہ)

انسان کو انسان بنا دیتے ہیں روزے

اِک شمع سی سینے میں جلا دیتے ہیں روزے
راتوں کو سماں دن کا دکھا دیتے ہیں روزے

سوئی ہوئی تقدیر جگا دیتے ہیں روزے
مولا کی اطاعت کا مزا دیتے ہیں روزے

آنکھوں پہ نہیں رہتا کوئی نفس کا پردہ
انسان کو انسان بنا دیتے ہیں روزے

آلائشیں دُھل جاتی ہیں سب قلب و نظر کی
کچھ رُوح کو اِس طرح جِلا دیتے ہیں روزے

اُٹھتی ہیں مساجد سے تلاوت کی صدائیں
اللہ کا پیغام سُنا دیتے ہیں روزے

ڈھل جاتا ہے دِل عجز کے سانچوں میں کچھ ایسا
چُنگل سے تکبّر کے چُھڑا دیتے ہیں روزے

ہے جس کے لئے خُلدِ بریں منزلِ آخر
اُس راہ پہ ہستی کو لگا دیتے ہیں روزے

روحوں میں اُترتی ہے صدا الہامِ حق کی
اللہ سے بندے کو ملا دیتے ہیں روزے

اِک نُور سا ہر سمت برستا ہے فضا میں
تطہیر کی خوشبو میں بسا دیتے ہیں روزے

ہوتا ہے کچھ اس طرح درِ لُطف و کرم وا
جو مانگے کوئی۔ اُس سے سوا دیتے ہیں روزے

ثاقب زیروی۔ لاہور

حضرت چوہدری سربلند خاں صاحب رضی اللہ عنہ

مکرم شیخ شان محمد صاحب لاہور

حضرت چوہدری سربلند خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ ۹ر دسمبر ۱۹۶۵ء بروز جمعرات اپنی اس لمبی زندگی کے سفر کو خیرباد کہتے ہوئے اپنے پیارے کریم و رحیم مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت چوہدری صاحب مرحوم ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کو حضرت مسیح موعود کی زندگی کے مطابق ڈھالا۔ آپ عین جوانی کی عمر میں احمدی ہوئے تھے۔ اپنے چچا مرحوم کے ہاں رہتے تھے۔ جو ملتان میں مقیم تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ ان کے ہاں اخبار الحکم اور البدر جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کو احمدیت سے لگاؤ پیدا ہوا۔ حضرت چوہدری صاحب نے ایک دفعہ بیان کیا کہ وہ جب اپنے چچا مرحوم کے ہاں رہتا تھا تو لوگوں نے ان کو بہکانا شروع کر دیا کہ ”دیکھو میاں تمہارا چچا احمدی ہے کہیں تم بھی احمدی نہ ہو جانا“ مگر انہوں نے اس مخالفت کی کچھ پرواہ نہ کی اور سلسلہ کے رسائل پڑھنے کی وجہ سے احمدیت کی صداقت آشکار ہو گئی اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے دل میں حضور کے پُرمعارف کلمات اس طرح اترنے لگے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود میرے سامنے بیٹھ کر بیان کر رہے ہیں تمام الفاظ روحانیت سے بھرپور تھے جو میرے دل کی گہرائیوں میں اتر گئے۔ اور میں نے احمدیت قبول کر لی۔

حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ ہنس مکھ اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ خدا تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور انکساری سے سجدہ ریز ہوتے اور ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے آپ پگڑی باندھتے تھے اور ہاتھ میں چھڑی رکھتے تھے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی روایت میں شامل ہے۔ گویا آپ رضی اللہ عنہ احمدیت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔

میرا تعلق

حضرت چوہدری صاحب سے میرا تعلق لاہور میں ہوا۔ خاکسار احمدیہ مسجد جودھامل بلڈنگ میں نماز پڑھنے آتا وہاں پر ان سے ملاقات ہوتی۔ آپ اس مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ ہر روز ملتے اور تعلقات یہاں تک بڑھے کہ میں روزانہ ان کے ساتھ ان کے گھر تک چلا جاتا تاکہ احمدیت کے گذرے ہوئے احوال سے روشناس ہو جاؤں اور ان کے ساتھ ساتھ جو وہ مجھے نصیحت فرمائیں اس پر عمل پیرا ہو جاؤں۔ اگر میں ایک دن نماز پڑھنے میں غیر حاضر ہو جاتا تو لوگوں سے بار بار پوچھتے کہ شان نہیں آیا اور پریشان سے رہتے۔

ملازمت

حضرت چوہدری صاحب مرحوم اپنی ملازمت کے سلسلے میں محکمہ انہار میں ڈیرہ غازی خاں شجاع آباد اور ملتان کے علاقوں میں گورنمنٹ سروس میں ملازمت کرتے رہے۔ ۱۹۳۸ء میں ریٹائر ہوئے اور قادیان چلے گئے جہاں انہوں نے مستقل سکونت اختیار کر لی۔ مگر تقسیم ملک پر لاہور آئے اور پھر یہ خدمت سرانجام دیتے رہے وہاں سے فارغ ہونے کے بعد بعض گھریلو ضروریات کی بناء پر آپ لاہور تشریف لے آئے اور جماعتی خدمات کے علاوہ امامت بھی کرواتے رہے اور ۸ر ستمبر ۱۹۶۵ء کو ربوہ تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ بیان کیا کہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ ملتان جماعتی کام کے لئے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تشریف لائے تو وہ میرے پاس ٹھہرے۔ ایک دفعہ میں حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ باہر کھیتوں میں سیر کے لئے جا رہا تھا۔ حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کو بھوک لگی انہوں نے مجھے بتایا پاس ہی چنے کا ایک کھیت تھا۔ میں نے کہا۔ میں چنے کی فصل میں سے تھوڑے سے چنے توڑ لوں۔ مگر فوراً حضرت میر صاحب نے مجھے روک دیا اور کہا کہ کسی کے کھیت سے بغیر اجازت توڑنا گناہ ہے میں اسی وقت استغفار پڑھنے لگا اور توبہ کی اور اس طرح ایک بابرکت انسان سے مجھے سبق حاصل ہوا۔ ایک دفعہ فرمانے لگے میں قادیان گیا۔ اور نماز پڑھنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مصافحہ کرنے کے لئے باہر کھڑا ہو گیا۔ میری خواہش تھی کہ حضور بازار کی جانب سے تشریف لے آئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت سیر کو جا رہے تھے اور سب لوگ دوسری جانب اکٹھے ہو رہے تھے۔ میں نے جب دیکھا کہ حضور تشریف لائے ہیں تو خواجہ کمال دین صاحب نے فوراً کہا کہ حضور رضی اللہ عنہ آج آپ رضی اللہ عنہ بازار کی جانب سے تشریف لے چلیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اس طرف بازار سے آئے اور میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور مصافحہ بھی ہو گیا۔ اسی وقت میں نے دیکھا کہ ایک شخص آگے بڑھا اور حضور کے قدموں میں گر پڑا حضور رضی اللہ عنہ نے اس کو کندھوں سے پکڑ کر اٹھایا۔ اور اس کو نصیحتوں سے نوازا کہ دیکھو میاں یہ شرک ہے ہم اسکو پسند نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کے سامنے جھکا کرو۔ اسکے بعد حضور مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے جہاں پر بہت لوگ اردگرد جمع ہو گئے اور مصافحہ کرنے لگے۔ اس ہجوم میں ایک نابینا حافظ بھی تھا جو ادھر ادھر ہاتھ مار رہا تھا کہ میں بھی حضور کے پاس پہنچ جاؤں۔ اچانک حضور کی نظر اس پر پڑ گئی۔ حضور نے اس کو اپنے پاس بلا لیا اور لوگوں کو کہا کہ ادھر ادھر ہو جاؤ اور حافظ صاحب کو اپنے پاس بلا کر اسے مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ حضور کی طبیعت اس وقت کچھ خراب تھی مگر اچانک حضور مسکرا دئے اور فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ تمہارے پاس لوگ بہت دور سے آئیں گے۔ اور بہت زیادہ تعداد میں آئیں گے۔ تم نہ گھبرانا اس لئے وہ بات مجھے یاد آئی تو میں اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر خوش ہوا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ فجر اور مغرب کی نمازوں میں بہت باقاعدہ تھے اور آخری سالوں میں جب تک لاہور میں اپنے لڑکے محمد افضل کے ہاں مقیم رہے مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ لوگوں کو صبح نماز کے لئے بیدار بھی کرتے تھے اور عموماً نماز ادا کرنے کے بعد قرآن مجید کا درس دیتے اور شام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سناتے رہتے۔ باوجود تکلیف اور بیماری کے مسجد میں ضرور تشریف لے آتے اور باجماعت نماز ادا کرتے اور التزام سے دعائیں فرماتے نماز میں تلاوت پُرسوز لہجہ میں کرتے جب اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے تو اپنے پیارے امام کے لئے گڑگڑا کر دعائیں مانگا کرتے اور بہت دعائیں کرتے ویسے بھی اٹھتے بیٹھتے دعائیں کرتے ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ مسجد میں سب کے حالات بار بار پوچھتے۔ کبھی کوئی شخص اپنی بات سناتا تو بہت غور سے سنتے۔ نماز جمعہ کے لئے بھی باوجود بیماری کے دہلی دروازہ یا مسجد دارالذکر میں پہنچ جاتے۔ گویا احمدیت کی خدمت اور اس پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

تعلیم

حضرت چوہدری صاحب کی دنیوی تعلیم صرف مڈل تک تھی۔ مگر عربی زبان اور دیگر دینی علوم میں سلسلہ کا لٹریچر اپنے ذاتی شوق سے مطالعہ کر کے کافی مہارت پیدا کر لی تھی۔ جب کبھی بحث ہوتی تو بڑے عالمانہ طریقے سے جواب دیتے۔ امتحان انصار اللہ میں فسٹ ڈویژن میں ہمیشہ پاس ہو جاتے تھے۔ ۱۹۶۵ء کے رمضان شریف میں آپ نے عصر اور مغرب کی نماز کے دوران پورے قرآن مجید کا درس دیا۔

بیماری اور وصال

حضرت چوہدری سربلند خاں صاحب کو گھٹنوں میں درد کے ساتھ گردوں میں بھی درد رہتا تھا۔ آپ اکثر اوقات اس کا حتی المقدور علاج کرتے رہے۔ تھوڑا بہت چلنے پر تھک جاتے۔ آخر کار اکتوبر اور نومبر میں کچھ زیادہ ہی ان کی طبیعت کمزور ہو گئی۔ آخر ۹ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو اس دار فانی کو چھوڑ کر اپنے حقیقی مولیٰ و آقا کے حضور حاضر ہو گئے آپ نے اپنے پیچھے ۷ لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ پشاور بھی انہی کا چشم چراغ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب کو بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

اپر ڈویژن اور لوئر ڈویژن کلرکوں کی ضرورت

امتحان برائے انتخاب ۶۶-۱-۶ کو پی او ایف واہ کینٹ میں

شرائط:۔ عمر ۱۸ تا ۲۸ سال گریجوایٹ (اپر ڈویژن کلرکوں کے لئے) میٹرک (لوئر ڈویژن کلرک کے لئے)

درخواستیں ۶۶-۱-۱۲ تک بنام چیف کاسٹ اکاؤنٹس آفیسر واہ کینٹ۔

(اپ۔ٹ۔ ۶۶-۱-۳)

(ناظر تعلیم)

ضرورت اساتذہ

بیرون پاکستان ایک سیکنڈری سکول میں دو ایم۔ اے گریجوایٹس کی ضرورت ہے۔ جو کیمسٹری فزکس اور حساب میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہوں۔

(نائب وکیل التبشیر۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ اقبال بیگم صاحبہ مختلف عوارض سے شدید طور پر بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت سے التماس ہے۔ کہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں دعا فرمادیں کہ شافی خدا میری بہن کو شفائے عاجلہ و کاملہ عطا فرما کر ہر قسم کے دکھوں اور ہموم و غموم سے نجات عطا فرمادے۔

خاکسار ملک بشیر احمد گورنمنٹ کوارٹرز D-36 کانپور

برِّ صغیر پاک و ہند کی ایک مایۂ ناز شخصیّت

منقول از ماہنامہ رفتارِ زمانہ لاہور ماہ دسمبر ۱۹۶۶ء

(۲)

مصوّرِ فطرت شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامی نے آپ کی قلمی تصویر ان الفاظ میں کھینچی:-

"اکثر بیمار رہتے ہیں۔ مگر بیماریاں ان کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان سے ساکت کام کرکے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کر دیا۔ اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل و فہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں"

(اخبار عادل دہلی ۲۴ اپریل ۱۹۳۳ء)

۱۹۱۹ء میں لاہور میں مورخ اسلام ڈاکٹر سید عبدالقادر صاحب ایم۔اے کی صدارت میں مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی اسلامیہ کالج لاہور کا جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں خلیفہ صاحب نے "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کے موضوع پر تقریر فرمائی اس جلسہ میں پروفیسر صاحب نے آپ کا تعارف کرواتے ہوئے کہا:-

"حضرات! عام طور پر قاعدہ ہوتا ہے کہ جب کوئی صاحب لیکچر کے لئے تشریف لادیں تو صدرِ انجمن حاضرین سے ان کا تعارف کرواتا ہے۔ لیکن آج کے لیکچرار اس عزت، اس شہرت اور اس پایہ کے انسان ہیں کہ شاید ہی کوئی صاحب ناواقف ہوں۔ آپ اس عظیم الشان اور برگزیدہ انسان کے خلف ہیں جنہوں نے تمام مذہبی دنیا اور بالخصوص عیسائی عالم میں تہلکہ مچا دیا تھا۔"

(تاثرات قادیان صفحہ ۱۶)

پروفیسر صاحب مذکور نے تقریر کے اختتام پر فرمایا:-

"میں نے بھی کچھ تاریخی اوراق کی ورق گردانی کی ہے۔ اور آج شام کو جب میں اس ہال میں آیا۔ تو مجھے خیال تھا کہ اسلامی تاریخ کا بہت سا حصہ مجھے بھی معلوم ہے اور اس پر میں اچھی طرح رائے زنی کر سکتا ہوں۔ لیکن اب جناب مرزا صاحب کی تقریر کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں ابھی طفلِ مکتب ہوں اور میری علمیت کی روشنی اور جناب مرزا صاحب کی علمیت کی روشنی میں وہی نسبت ہے جو اس لیمپ (جو میز پر تھا) کی روشنی کو اس بجلی کے لیمپ کی روشنی سے۔ جو اوپر آویزاں تھا۔"

حضرات! جس فصاحت اور علمیت سے جناب مرزا صاحب نے اسلامی تاریخ کے ایک نہایت مشکل باب پر روشنی ڈالی ہے وہ انہیں کا حصہ ہے اور بہت کم لوگ ہوں گے جو ایسے ادق باب کو بیان کر سکیں۔ میرے خیال میں تو لاہور میں بھی کوئی ایسا شخص نہیں ہے۔..... میں خواہش کرتا ہوں کہ ایسے ایسے قابل انسان ہماری سوسائٹی میں ہوں میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ایسی زبردست علمیت اور شخصیت کا انسان ہماری سوسائٹی کا ممبر بن جائے تو سوسائٹی کو چار چاند لگ جائیں گے۔"

اس سلسلہ میں میاں سلطان احمد صاحب چودھری کے تاثرات بھی کچھ کم دلچسپی کے حامل نہیں وہ لکھتے ہیں:-

"مرزا بشیر الدین محمود احمد میں کام کرنے کی قوت حد سے زیادہ ہے وہ ایک غیر معمولی شخصیت کے انسان ہیں۔ وہ کئی گھنٹوں تک رکاوٹ کے بغیر تقریر کرتے ہیں۔ ان کی تقریر میں روانی اور معلومات زیادہ پائی جاتی ہیں۔ وہ بڑی بڑی ضخیم کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کو مل کر ان کے اخلاق کا گہرا اثر ملنے والوں پر ہوتا ہے۔ تنظیم کا ملکہ ان میں موجود ہے وہ پچاس سال کی عمر میں کام کرنے کے لحاظ سے نوجوان معلوم ہوتے ہیں۔ اور اردو زبان کے ایک بڑے سرپرست ہیں۔"

حضرت مولانا محمد علی جوہر نے اپنے اخبار "ہمدرد" میں لکھا:-

"ناشکری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں۔ جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاست میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم تبلیغ و تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرزِ عمل سوادِ اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمتِ اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔ جن اصحاب کو جماعت احمدیہ قادیان کے اس جلسۂ عام میں جس میں مرزا صاحب موصوف نے اپنے عزائم اور طریق کار پر اظہارِ خیالات فرمایا۔ شرکت کا شرف حاصل ہوا ہے وہ ہمارے خیال کی تائید کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔"

مدبرِ سیاست فدائے ملت جناب سید حبیب صاحب نے اپنی اشاعت ۷ دسمبر ۱۹۲۳ء میں لکھا:-

"مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں۔ تو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے میدانِ تصنیف میں جو کام کیا ہے وہ بلحاظ ضخامت و افادہ ہر تعریف کا مستحق ہے اور سیاسیات میں اپنی جماعت کو عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو چلانے میں آپ نے جس عمل کی ابتداء کر کے اس کو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے۔ وہ بھی ہر منصف مزاج اور حق شناس انسان سے خراجِ تحسین وصول کر کے رہتا ہے۔ آپ کی سیاست کا ایک زمانہ قائل ہے۔ اور نہرو رپورٹ کے خلاف مسلمانوں کو مجتمع کرنے میں سائمن کمیشن کے روبرو مسلمانوں کا نقطہ نگاہ پیش کرنے میں مسائل حاضرہ پر اسلامی نقطہ سے مدلل بحث کرنے اور مسلمانوں کے حقوق کے متعلق استدلال سے مملو کتابیں شائع کرنے کی صورت میں آپ نے بہت ہی قابلِ تعریف کام کیا ہے"

اسی طرح ایڈیٹر اخبار "مشرق" گورکھپور مولانا حکیم سید ابراہیم برہم نے لکھا ہے:-

"جناب امام صاحب جماعت احمدیہ کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔ آپ ہی کی تحریک سے ورتمان پر مقدمہ چلایا گیا۔ آپ ہی کی جماعت نے خوف نہ کھایا۔ آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر کو عدل و انصاف کی طرف مائل کیا...... اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں کے ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے۔"

(تاثرات قادیان بحوالہ مشرق مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۷ء)

مشہور صحافی وقار انبالوی اپنے روزنامہ "سفینہ" کی ۱۳ نومبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں:-

"گزشتہ اتوار کو امیر جماعت احمدیہ نے لاہور کے اخبار نویسوں کو اپنی نئی بستی ربوہ کا مقام دیکھنے کی دعوت دی اور انہیں ساتھ لے کر وہاں کا دورہ کیا۔ اس دورے کی تفصیلات اخباروں میں آ چکی ہیں۔ ایک مہاجر کی حیثیت سے ربوہ ہمارے لئے ایک سبق ہے ساٹھ لاکھ مہاجر پاکستان آئے۔ لیکن اس طرح کہ وہاں بھی اجڑے اور یہاں پر بھی کسمپرسی نے انہیں منتشر کر رکھا۔ یہ لوگ مسلمان تھے ربّ العٰلمین کے پرستار اور رحمۃ للعالمین کے نام لیوا مساوات و اخوت کے علمبردار لیکن اتنی بڑی مصیبت بھی انہیں یکجا نہ کر سکی۔ اس کے برعکس ہم اعتقادی حیثیت سے احمدیوں پر ہمیشہ طعنہ زن رہے ہیں۔ لیکن ان کی تنظیم ان کی اخوت اور دکھ سکھ میں ایک دوسرے کی حمایت نے ہماری آنکھوں کے سامنے ایک نیا قادیان آباد کرنے کی ابتداء کر دی ہے مہاجرین کروڑوں بھی آئے جن میں خدا کے فضل سے ایک ایک آدمی ایسی بستیاں بسا سکتا تھا لیکن ان کا روپیہ ان کی ذات کے علاوہ کسی غریب مہاجر کے کام نہ آ سکا ربوہ ایک اور نقطۂ نظر سے بھی ہمارے لئے محلِ نظر ہے۔ وہ یہ کہ حکومت بھی اس سے سبق لے سکتی ہے اور مہاجرین کی صنعتی بستیاں اس نمونے پر بسا سکتی ہے۔ اس طرح ربوہ عوام اور حکومت کے لئے ایک مثال ہے اور زبان سے کہہ رہا ہے کہ لمبے چوڑے دعوے کرنے والے منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں اور عملی کام کرنے والے کوئی دعویٰ کئے بغیر کچھ کر دکھاتے ہیں۔"

("سفینہ" لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۴۸ء)

قائدین مجالس فوری توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد سن کر اب اپنے اپنے ضلع میں ہر مقام پر مجلس اطفال الاحمدیہ کو قائم کرنے اور رکھنے کا کام شروع کر دیا ہوگا۔ براہ کرم اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے ہر ماہ مطلع فرمائیں کہ آپ کے ضلع میں

۱۔ تعداد مقامات جہاں جماعتیں قائم ہیں

۲۔ " " جہاں مجالس خدام قائم ہیں

۳۔ " " جہاں مجالس اطفال الاحمدیہ قائم تھیں

۴۔ " " جہاں ماہ رواں میں مجالس قائم کی گئیں

اس بارہ میں آپ کی مدد وہ جائزہ بھی کر سکتا ہے۔ جو ہماری نئی کتاب "طفل امروز قائد فردا" کے آخری صفحات پر دیا گیا ہے۔

امید کرتا ہوں کہ آپ کے تعاون کے نتیجہ میں اگلے جلسہ سالانہ پر حضور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی جا سکے گی کہ ہم نے ہر جگہ مجلس اطفال الاحمدیہ کو قائم کر کے حضور کے ارشاد کی تعمیل کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ـــــــ کابل ۴ جنوری ـ صدر ایوب خان کے دو روزہ دورۂ افغانستان کے اختتام پر ایک اعلامیہ جاری ہوا ہے جس میں تاشقند کانفرنس کے سلسلے میں روس کی کوششوں کو سراہا گیا ہے اور توقع ظاہر کی گئی ہے کہ کانفرنس کامیاب ثابت ہو گی۔

مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ صدر ایوب خان افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ کی دعوت پر افغانستان کے دو روزہ دورے پر آئے۔ ان کے ساتھ وزیر خارجہ وزیر تجارت، سیکرٹری وزارت خارجہ اور ڈائریکٹر جنرل وزارت خارجہ بھی تھے۔ صدر ایوب اور ان کے ساتھیوں کا کابل میں شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ دو روزہ قیام کے دوران انہوں نے شاہ ظاہر شاہ، وزیر اعظم اور دیگر وزراء سے باہمی دلچسپی کے معاملات پر بات چیت کی۔ دونوں طرف سے مشترکہ مسائل پر ایک دوسرے کا نکتہ نظر واضح کیا گیا اور دونوں ملکوں کے درمیان باہمی تعاون، افہام و تفہیم اور دوستی بڑھانے کے لئے ہر ممکن اقدام پر رضامندی کا اظہار کیا گیا۔ دونوں اطراف سے تاشقند کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں روس کی کوششوں کو سراہا گیا اور امید ظاہر کی گئی کہ کانفرنس کامیاب ثابت ہو گی۔ اعلامیہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ شاہ ظاہر شاہ نے صدر ایوب کی طرف سے دورۂ پاکستان کی دعوت قبول کر لی ہے اور یقین دلایا کہ وہ مناسب اور موزوں وقت پر دورہ کریں گے۔

کراچی ـــ کابل ۴ جنوری ـ افغان وزیر اعظم ہاشم میوندوال نے کہا ہے کہ صدر ایوب کے نہایت مفید دورے سے خیر سگالی کی جو فضا پیدا ہوئی ہے اس کے باعث توقع ہے کہ پاکستان اور افغانستان اپنے مسائل مناسب طور پر اور اتفاق رائے سے طے کر لیں گے۔ صدر ایوب کے پشاور روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نامہ نگار سے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ صدر ایوب سے میری بات چیت نہایت مفید رہی۔

کراچی ـ کابل ۴ جنوری ـ صدر ایوب خان کے افغانستان کے افغانستان کے دو روزہ دورے کے اختتام پر وطن روانگی سے قبل شاہ ظاہر شاہ سے ان کی ایک اور ملاقات ہوئی ـ روانگی کے وقت ہوائی اڈے پر صدر ایوب کو پرجوش طریقے پر رخصت کیا گیا انھیں ایک فوجی دستے نے سلامی دی۔

آج شاہ ظاہر شاہ نے قصر چہل ستون میں صدر پاکستان سے نصف گھنٹہ تک ملاقات کی۔ ہوائی اڈے پر صدر کو الوداع کہنے کے لئے شاہ ظاہر شاہ، وزیر اعظم جناب ہاشم میوندوال اور وزیر خارجہ جناب اعتمادی موجود تھے طیارے میں سوار ہونے سے قبل ایک فوجی دستے نے صدر کو سلامی دی اور فوجی بینڈ نے دھنیں بجائیں۔

صدر نے کل رات افغان وزیر اعظم جناب ہاشم میوندوال کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا افغانستان کے لیڈروں سے میری ملاقات پرخلوص اور دوستانہ ماحول میں ہوئی ہے ہم ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو بہتر طور پر سمجھنے لگتے ہیں دونوں ملک قریبی ہمسایہ ہی نہیں بلکہ ان کے بہت سے باشندے خونی رشتوں میں منسلک ہیں انہوں نے کہا پاکستان اور افغانستان کے درمیان متعدد شعبوں میں تعاون بڑھ سکتا ہے۔

صدر نے تاشقند کے بارے میں کہا کہ میں صاف دلی سے تاشقند جا رہا ہوں پاکستان امن چاہتا ہے اور وہ ہندوستان سے پرامن طور پر رہنا چاہتا ہے دونوں ملکوں کے کروڑوں باشندوں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ دوستانہ ماحول میں زندگی بسر کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان قیام امن کی کوششوں میں کامیاب ہو گا۔

قبل ازیں افغانستان کے وزیر اعظم جناب میوندوال نے صدر ایوب خان کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے باہمی مسائل پر کامیاب اور اطمینان بخش بات چیت کی ہے۔

کراچی ـــ کابل ۴ جنوری ـ سرخپوش لیڈر خان عبدالغفار خان نے صدر محمد ایوب خان کے حالیہ قیام کابل کے دوران میں صدر ایوب خان سے ملاقات کی کوشش کی مگر پاکستان کے خلاف ہندوستان کے جارحانہ حملہ کے دوران میں ان کے رویّہ کی بنا پر ان کے ساتھ انٹرویو سے انکار کر دیا گیا۔ اس کے بعد خان عبدالغفار خان نے ان وزراء سے ملنے کی کوشش کی جو صدر ایوب خان کے دورۂ کابل میں ان کے ہمراہ تھے۔ مگر ان وزراء میں سے بھی کسی نے ان سے ملاقات نہ کی ـ کابل کے باخبر ذرائع کے مطابق خان عبدالغفار خان ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری سے ملیں گے جب مسٹر شاستری تاشقند کانفرنس سے فارغ ہو کر دہلی جاتے ہوئے کابل ٹھہریں گے۔

کراچی ـ نئی دہلی ۴ جنوری ـ وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کل تاشقند روانہ ہو گئے وہاں روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن کی تحریک پر صدر ایوب سے ملاقات کریں گے ان کے ہمراہ وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ اور وزیر دفاع مسٹر چوان کے علاوہ اعلیٰ افسروں کی ایک جماعت بھی تاشقند گئی ہے

مسٹر شاستری نے روانگی سے قبل اخبار نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی کہ پاک و ہند کے سربراہوں کی بات چیت کامیاب رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بہتری کی توقع رکھنی چاہیئے۔ میری قوت کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ میں سارے ملک کی نیک تمنائیں لے کر تاشقند جا رہا ہوں۔

اس سے قبل کل انہوں نے ہندوستان سوویٹ یونین کی دوستی کی انجمن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر تاشقند کانفرنس ناکام ہو گئی تو اس کی ذمہ داری روسیوں کے تدبر پر نہیں بلکہ صدر ایوب اور مجھ پر عاید ہو گی۔

کراچی لندن ۴ جنوری ـ برطانیہ کے ایک آزاد خیال اخبار گارڈین نے لکھا ہے کہ روسی وزیر اعظم کوسیجن کے تنازعہ کشمیر میں مصالحت کرانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس امر کا بہت کم امکان ہے کہ وہ اپنی کوشش میں جس کے سلسلہ میں اس سے پہلے کتنے ہی ناکام رہے ہیں کامیاب ہو جائیں۔

اخبار نے کہا ہے کہ اس وقت پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مذاکرات کی کوئی بنیاد موجود نہیں ہے بزبر آں کشمیر کا تنازعہ محض کسی علاقہ کے متعلق تنازعہ نہیں ہے بلکہ یہ قومی وقار کا مسئلہ بن گیا ہے۔ اخبار نے کہا ہے کہ تاشقند میں صدر ایوب خان اور شاستری کے درمیان خواہ کتنی بھی نرمی اور محبت کی باتیں ہوں مگر وہ یہاں مذاکرات کے لئے اس طرح آئیں گے کہ وہ دونوں اپنے اپنے ملک کی رائے عامہ کے پابند ہوں گے. جو دونوں ملکوں کی باہمی جنگ کے دوران میں مشتعل ہو گئی تھی۔ اخبار نے کہا ہے کہ پھر بھی مسٹر کوسیجن کی بڑی کامیابی ہے کہ انہوں نے دونوں لیڈروں کو مذاکرات کے لئے انہیں یکجا کر دیا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ سوویٹ اقدام خواہ بنیادی مسئلہ کا حل تلاش نہ کر سکے پھر بھی دونوں ملکوں میں دوبارہ جنگ چھڑنے کو روک سکے گا۔

کراچی ماسکو ۴ جنوری ـ روسی کمیونسٹ پارٹی کے ممتاز اخبار پراودا نے کل صفحہ اوّل پر صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری کی تصاویر شائع کی ہیں۔ اخبار نے تاشقند کانفرنس کے آغاز کے موقعہ پر لکھا کہ روسی حکومت نے قیام امن اور پاک بھارت تعلقات کو بہتر بنانے کے جذبہ کے پیش نظر ان ممالک کے درمیان مصالحت کرانے کی پیشکش کی تاکہ وہ اپنے اختلافات پرامن طور پر حل کر سکیں

کراچی خانیوال ۴ جنوری ـ لاہور اور خانیوال کے درمیان ۱۹۷۰ تک بجلی کے ذریعے ریل گاڑیاں چلنا شروع ہو جائیں گی۔

اعلان نکاح

مکرم مولانا عبدالمبارک خان صاحب مربی سلسلہ نے میرے لڑکے مسعود احمد خان کے نکاح کا اعلان نسیم اختر بنت مکرم شیخ مسعود الرحمن صاحب آف فاروق آباد ضلع شیخوپورہ سے دس ہزار روپیہ حق مہر بروز جمعہ دس دسمبر ۱۹۶۵ء کو احمدیہ ہال میں کیا۔ بعد نماز مغرب تقریب رخصتانہ عمل میں آئی تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی صاحب نے روحانی تعلقات قائم کرنے پر زور دیا اور میری اولاد کو نصیحت کی کہ خاندان میں حاجی کا تعلقات قائم رکھیں۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی نے دعا کرائی بروز اتوار ۱۲ دسمبر دعوت ولیمہ ہوئی۔ مکرم خان محمد شفیع خان صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ کراچی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ مولا کریم اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ والسلام

(عبدالحکیم احمد آف کراچی حال ربوہ)

ٹریکٹ ندائے آسمانی

برادران اسلام اگر کوئی غیر ہوتا تو ہمیں بھلا اس سے شکوہ گلہ کیا ہوتا لیکن آپ تو اپنے ہیں۔ ہمارا اور آپ کا اللہ تعالیٰ ایک ہے ہمارے اور آپ کے رسول خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہیں " مندرجہ بالا تمہیدی الفاظ سے شروع ہو کر صداقت مسیح موعودؑ اور ہمارا مذہب پر مشتمل فوٹو بلاک بہترین لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ غیر از جماعت کے لئے بہترین تحفہ تبلیغ ہے قیمت مع محصولڈاک اڑھائی روپے سینکڑہ ہے (ابوالضیاء عطاء اللہ ربوہ)

رمضان کا مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے

روزے سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کر دیتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی برکات اور روزوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دوستوں کو معلوم ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے۔ دنیا میں انسان مختلف دنیوی کاموں میں ملوث رہتا ہے اور یہ اشغال اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول رکھتے ہیں۔ ان دن بھر کے کاموں کا ازالہ پانچ وقت کی نمازیں کرتی ہیں۔ ایک انسان دو تین گھنٹہ تک مختلف دنیوی کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ پھر نماز کا وقت آجاتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کو یاد کر لیتا ہے اور اس سے پچھلا زنگ دور ہو جاتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ اور کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے اور پھر اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے اس کے بعد اسے دوسری نماز کا موقع ملتا ہے اور اس سے اس کا وہ زنگ بھی دور ہو جاتا ہے۔ غرض پانچوں نمازیں اس کے دن بھر کے زنگ کو دور کر دیتی ہیں اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زنگ کو رمضان کا مہینہ دور کر دیتا ہے۔

دنیا میں مختلف قسم کے زہر ہوتے ہیں بعض زہروں سے کچھ حصہ جسم سے خارج ہوتا ہے اور کچھ حصہ جسم کے اندر باقی رہتا ہے اور انسان کی صحت میں حارج نہیں ہوتا۔ لیکن آہستہ آہستہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ طبیب سمجھتا ہے کہ اس کا نکالنا ضروری ہے روزانہ نمازوں سے جو زہر دور ہوتے ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے انسان روزانہ کھانا کھاتا ہے یا پانی پیتا ہے تو ان کے مفید اجزاء خون کی شکل میں بدل جاتے ہیں اور زہریلے مادے پسینہ اور پاخانہ کی شکل میں خارج ہوتے رہتے ہیں اس طرح اس کی صحت برقرار رہتی ہے۔ زہریلے مادے اگر خارج نہ ہوں تو ڈاکٹر ملیّن پسینہ آور پیشاب آور دوائیں دیتے ہیں اور اس طرح وہ زہریلے مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں اور روح کو گندا کرتے رہتے ہیں نمازیں باہر نکالتی رہتی ہیں۔ لیکن ان زہروں کا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جو مخفی رہتا ہے اور جسم کے اندر اندر آہستہ آہستہ جمع ہوتا رہتا ہے اس کی مقدار بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ لیکن ہوتے ہوتے وہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ ہمارا روحانی طبیب یعنی خدا تعالیٰ ضروری سمجھتا ہے کہ اسے نکال دیا جائے۔ غرض جیسے چند گھنٹوں کے زہر کو دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھی گئی ہیں اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے سال میں رمضان کا ایک مہینہ رکھا گیا ہے۔ جیسے پرانے زمانہ میں اطباء کا یہ طریق تھا کہ دوا [illegible] الجبن دیتے تھے اس کے علاوہ کوئی غذا نہیں دیتے تھے اس کے بعد وہ یہ سمجھتے تھے کہ سال بھر کے زہر نکل گئے ہیں اور اب مریض ایک نئی زندگی لے کر کام کرے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے ایک علاج روزانہ پیدا ہونے والے زہروں کے لئے رکھا ہے اور ایک علاج سال بھر کے جمع شدہ زہروں کے لئے رکھا ہے یعنی روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھ دی ہیں اور سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے رمضان کا مہینہ رکھا گیا ہے۔" (الفضل ۹ مارچ ۱۹۶۰ء)

تاشقند میں صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری کی بات چیت شروع ہو گئی

تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے بعد دونوں ملکوں میں جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہو سکتا ہے

:۔صدر ایوب کی پیش کش:۔

تاشقند ۵ جنوری۔ پاکستان اور بھارت کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے تاشقند میں صدر محمد ایوب خان اور بھارتی وزیر اعظم شاستری کے درمیان باضابطہ بات چیت کل سہ پہر تاشقند کے گورنمنٹ ہاؤس میں شروع ہو گئی۔ ایک افتتاحی تقریب میں کانفرنس کا آغاز کرتے ہوئے وزیر اعظم روس مسٹر کوسیجن نے دونوں ملکوں کے رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ باہمی طور پر اپنے جھگڑوں کا حل تلاش کریں۔ انہوں نے کہا یہ کانفرنس ایک تاریخی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے منعقد کی گئی ہے اور ہمیں چاہیئے کہ مل جل کر اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ساری دنیا کی نظریں آج تاشقند پر لگی ہوئی ہیں اور پوری دنیا ایک بڑی خوشخبری کا انتظار کر رہی ہے۔

صدر ایوب اور شاستری نے کل مجموعی طور پر تین بار ملاقات کی۔ پہلی دو ملاقاتیں غیر رسمی تھیں ان میں سے ایک تاشقند کے باہر ایک پر فضا سرکاری کوٹھی میں اور دوسری دوپہر کے کھانے کے موقع پر ہوئی۔ کھانے کی دعوت مسٹر کوسیجن نے دی تھی۔

تیسرے پہر مسٹر کوسیجن کی صدارت میں کانفرنس کا پہلا باقاعدہ اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں دونوں ملکوں کے سربراہ بھی موجود تھے۔ اجلاس کے آخر میں صدر ایوب اور مسٹر شاستری نے ۲۵ منٹ تک تنہائی میں بات چیت کی۔ اس بات چیت کا پہلے سے کوئی پروگرام نہیں بنایا گیا تھا۔

وزیر اعظم کوسیجن کی ابتدائی تقریر کے بعد صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری نے جوابی تقریریں کیں۔ صدر ایوب نے کہا کہ تنازعہ کشمیر دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور اسی کی وجہ سے پچھلے دنوں دونوں ملکوں میں جنگ چھڑ گئی تھی۔ انہوں نے کہا پاکستان سچے دل سے تمام جھگڑوں کو ختم کرنا اور بھارت سے خوشگوار تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔

صدر ایوب نے کہا جنرل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے بھارت کو یہ پیش کش کی تھی کہ اگر وہ مسئلہ کشمیر میں رائے شماری پر تیار ہو جائے تو پاکستان بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ صدر نے کہا میں بھرپور خلوص کے ساتھ یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ صدر ایوب نے کہا کہ اگر مفاہمت کا جذبہ موجود ہے تو دونوں ملکوں کے تنازعات طے ہو سکتے ہیں۔ اگر ہمارے درمیان دریاؤں کے پانی پر سمجھوتہ ہو سکتا ہے اگر ہم رن کچھ کا تنازعہ طے کرنے پر بھی متفق ہو سکتے ہیں اگر ہمارے درمیان سرحدوں کی نشان بندی پر سمجھوتہ ہو سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ باقی ماندہ مسائل پر سمجھوتہ نہ ہو سکے

امن کی ضرورت

صدر نے کہا کہ امن پاکستان اور بھارت کی سب سے بڑی ضرورت ہے دونوں ملکوں کے ساٹھ کروڑ باشندوں کی خوش حالی اور ترقی کے لئے برصغیر میں امن اور استحکام بڑا ضروری ہے ان دونوں ملکوں نے انگریز کی صد سالہ غلامی سے نجات حاصل کی ہے غلامی کے دوران بھارت اور پاکستان کے باشندوں کو لاتعداد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اب انہیں امن کی ضرورت ہے تاکہ وہ غلامی کے داغ دھو سکیں۔ اور اپنے وسائل کو اپنی ترقی اور خوش حالی کے لئے استعمال کر سکیں

صدر نے کہا ہم تاشقند میں "سیاحت گردی" کے لیے نہیں آئے۔ ہم باہمی تنازعات کو حل کر کے کشیدگی دور کرنا چاہتے ہیں مجھے امید ہے کہ بھارتی رہنما بھی تعاون خیر سگالی اور تنازعات کو حل کرنے کے جذبے سے کام لیں گے اور ہم باہمی مسائل طے کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

صدر نے روسی وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے پاکستان اور بھارت کے رہنماؤں کو تاشقند میں ملاقات کرنے اور باہمی تنازعات کو طے کرنے کا موقع فراہم کیا ہے انہوں نے مسٹر کوسیجن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "آپ نے تاشقند کانفرنس کا اہتمام کر کے حسن سوجھ بوجھ، دانش مندی اور تدبر کا مظاہرہ کیا ہے۔ ساری دنیا اس کے لیے آپ کی تعریف کر رہی ہے صدر نے پاکستان کی طرف سے روسی وزیر اعظم کو یقین دلایا کہ وہ مسائل کو حل کرنے میں ہر ممکن تعاون کریں گے۔

بھارتی وزیر اعظم شاستری نے اپنی تقریر میں پاکستان کے ساتھ جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی پیش کش کو دہرایا۔ انہوں نے کہا ہمیں اس وقت جو سب سے بڑا مسئلہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ ہم یہ طے کریں کہ تنازعات کو طے کرنے کے لئے ہم طاقت کا استعمال نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ فوجی طاقت کو صرف دفاع کے لئے استعمال کیا جانا چاہیئے اگر ہم یہ طے کر لیں کہ ایک دوسرے کے خلاف فوجی طاقت استعمال نہیں کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم ایک دوسرے کی علاقائی سالمیت کا احترام کرتے ہیں

مسٹر شاستری نے کہا کہ جنگ نہ کرنے کے معاہدے کو تنازعہ کشمیر کے ساتھ مشروط نہ کرنا چاہیئے۔ اگر ہمارے درمیان کچھ معاملات پر اختلافات باقی بھی رہیں تب بھی ہمیں امن کا راستہ ترک نہیں کرنا چاہیے۔